بچوں کی دینی تعلیم و تربیت
اور
مکاتب قرآنیہ کی اہمیت
مختصر
مع مکتب کا
۱ نظام
۲ نصاب
۳ طریقۂ تعلیم
۴ معاونت
۵ عملی تربیت
زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم
صدر دارالعلوم کراچی
مکتب تعلیم القرآن الکریم
جمع و ترتیب
علماءِ کرام مکتب تعلیم القرآن الکریم

بچوں کی دینی تعلیم و تربیت

اور

مکاتب قرآنیہ کی اہمیت

مع مکتب کا

١ نظام

٢ نصاب

٣ طریقہ تعلیم

٤ معاونت

٥ عملی تربیت

جمع و ترتیب

علمائے کرام مکتب تعلیم القرآن الکریم

زیر سرپرستی

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم

فہرست مضامین

پیشِ لفظ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ....اَمَّا بَعۡدُ!

الحمدللہ! ہر مسلمان کی دلی تمنا اور آرزو ہوتی ہے کہ اس کے بچے کی صحیح تربیت ہو جائے، معاشرہ میں وہ ایک اچھا انسان بنے، قرآن کریم حفظ کرے یا کم از کم ناظرہ قرآن کریم صحیح پڑھ سکے، ارکان اسلام کلمہ، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کا بنیادی علم حاصل کر کے اس کے مطابق عمل کرے۔

اسی بات کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ رسالہ ترتیب کیا گیا جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔

اس رسالہ میں تین بنیادی عنوانات ہیں:

١. بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کی اہمیت اور ضرورت، قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں ذکر کی گئی ہے۔
٢. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اکابرین امت نے قرآن کریم کی تعلیمات اور بنیادی دین کی باتیں (جو فرض عین ہیں) سیکھنے، سکھانے اور امت میں عام کرنے کے لیے کیا انتظام فرمایا اور ''مکاتب قرآنیہ'' کی اہمیت کی طرف امت کو کیسے متوجہ کیا؟ اس بارے میں تفصیل دی گئی ہے۔
٣. مکاتب قرآنیہ کے قیام کا طریقہ ذکر کیا گیا ہے جس کے ذریعے دین کا درد رکھنے والا ہر مسلمان اپنے محلے میں آسانی سے مکتب قائم کر کے اس کو منظم طریقے سے چلا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور بستی بستی، محلہ محلہ، گلی گلی اور گھر گھر مکاتب قرآنیہ قائم ہونے کا ذریعہ بنائے تاکہ ہر مسلمان بچہ بچپن ہی سے قرآن کریم صحیح پڑھنا سیکھے اور اس کی دینی تعلیم و تربیت ہو سکے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى-'' (طٰهٰ:١٣٢)

ترجمہ: ''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو۔ ہم تم سے رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم تمہیں دیں گے۔ اور بہتر انجام تقویٰ ہی کا ہے۔''

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اسلام نے بچوں کی مذہبی تعلیم اور دینی تربیت خود ماں باپ پر فرض کی ہے جس طرح نماز روزہ فرض ہے، جس طرح خود اپنے اخلاق کی اصلاح اور درستگی فرض ہے، اسی طرح یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بچوں کو نماز کی تعلیم دیں، نماز، روزہ کا پابند بنائیں، ان کے عقیدے ٹھیک کریں، ان کے اخلاق درست کریں، یہ سب ماں باپ پر فرض ہے یعنی جس طرح بچوں کے کھانے، پہننے اور رہنے سہنے کا انتظام کرنا ماں باپ پر فرض مانا جاتا ہے، اسی طرح اسلام نے بچوں کی مذہبی تعلیم اور دینی تربیت بچوں کی پرورش کرنے والوں پر فرض کی ہے۔'' (طریقۂ تعلیم۔ص:٢٠۔٢١)

اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچائیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ'' (التحریم:٦)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔''

گھر والوں کو جہنم سے بچانے کا طریقہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

اللہ کے رسول! اپنے آپ کو جہنم سے بچانا تو سمجھ میں آ گیا (کہ ہم گناہوں سے بچیں اور احکامِ الٰہیہ کی پابندی کریں) مگر اہل وعیال کو ہم کس طرح جہنم سے بچائیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو جن کاموں سے منع فرمایا ہے ان کاموں سے ان سب کو منع کرو اور جن کاموں کے کرنے کا تم کو حکم دیا ہے تم ان کے کرنے کا اہل وعیال کو بھی حکم کرو تو یہ عمل ان کو جہنم کی آگ سے بچا سکے گا۔"

(معارف القرآن: ۸/ ۵۰۳)

اپنے گھر والوں کو دین اور آداب سکھائیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

''عَلِّمُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمُ الْخَیْرَ وَاَدِّبُوْھُمْ۔''

(روح المعانی: التحریم: ۲۸۶/ ۵۸۵)

ترجمہ: "اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو دین سکھاؤ اور انھیں آداب کی تعلیم دو۔"

بیوی بچوں کے حقوق سے متعلق باز پرس ہوگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَلرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ۔''

(صحیح البخاری، الاحکام، باب قول اللہ تعالٰی اطیعوا اللہ، الرقم: ۷۱۳۸)

ترجمہ: "مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

ایک موقع پر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول! بچے کا باپ پر کیا حق ہے؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَنْ یُحْسِنَ اِسْمَهٗ وَیُحْسِنَ اَدَبَهٗ۔''

(تحفة المولود، الباب الخامس عشر، ص:۱۲۲)

ترجمہ: "اپنے بچے کا اچھا نام رکھے اور بہترین تربیت کرے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''اَدِّبْ اِبْنَكَ فَاِنَّكَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ مَاذَا اَدَّبْتَهٗ وَمَاذَا عَلَّمْتَهٗ؟''

(تحفة المولود، الباب الخامس عشر، ص:۱۲۳)

ترجمہ: "اپنے بچے کو آداب سکھاؤ، اس لیے کہ اس کے بارے میں آپ سے پوچھا جائے گا کہ آپ نے بچے کو کیا آداب سکھائے اور اس کو کیا تعلیم دی۔"

بیوی بچوں کی تربیت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنی بیوی اور اولاد کو فرائض شرعیہ اور حلال وحرام کے احکام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرانے کی کوشش کرے۔" (معارف القرآن، التحریم:۶: ۸/ ۵۰۳)

علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''فَعَلَيْنَا اَنْ نُعَلِّمَ اَوْلَادَنَا الدِّيْنَ وَالْخَيْرَ وَمَا لَا يَسْتَغْنِيْ عَنْهُ مِنَ الْاَدَبِ۔'' (تفسیر فتح القدیر، التحریم: ۲۸/ ۳۱۴)

ترجمہ: "ہمارے ذمے ہے کہ ہم اپنی اولاد کو دین اور بھلائی کی تعلیم دیں اور ضروری ضروری آداب سکھائیں۔"

اولاد کی تربیت کرنا والدین کی ذمہ داری ہے

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب شہید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"بچوں کی ایسی تعلیم وتربیت جس سے وہ باعمل مسلمان بن جائیں، والدین کے فرائض میں شامل ہے۔"

(تعلیم وتربیت، ص:۱)

بچوں کو سچا پکا مسلمان بنانا ہر چیز سے زیادہ اہم ہے

حضرت مولانا علی میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"بالکل صاف کہتا ہوں کہ بچوں کے عید کے کپڑے بنانے سے ہزار بار زیادہ اور بچہ بیمار ہو جائے تو اس کا بہتر سے بہتر علاج کرنے سے سینکڑوں بار زیادہ اور اپنے بچوں کو نوکری کے قابل بنانے سے لاکھ بار زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کو سچا پکا مسلمان بنایا جائے۔" (مکاتب کی اہمیت اکابر امت کی نگاہ میں:۶)

مسلمانوں کی کامیابی کا واحد راستہ

حضرت مولانا مفتی عبد الرحیم صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اہل ایمان سے بہت واضح الفاظ میں عرض کرتا ہوں کہ ہماری کامیابی کا واحد راستہ صرف یہی ہے کہ قرآن کریم اور اسلامی تعلیمات سے گہری دل چسپی پیدا کریں اور اپنی اولاد اور مسلمان بچوں کو بھی دینی تعلیم سے آراستہ کریں۔ اس نعمت سے اپنے بچوں کو محروم رکھنا بہت بڑی بربادی ہے۔" (فتاویٰ رحیمیہ:۳/۱۶۸)

بچپن کی تربیت کی اہمیت

بچوں کی تربیت کا صحیح وقت ان کا بچپن ہے اس لیے ضروری ہے کہ بچپن ہی سے ان کی تعلیم وتربیت پر خوب توجہ دیں، بچہ سمجھ کر انہیں نظر انداز مت کریں۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جان لو! بچوں کی تعلیم وتربیت کرنا انتہائی اہم امر ہے، بچے والدین کے پاس امانت ہیں، ان کا صاف دل ایسا

سادہ اور پاکیزہ جوہر ہے جو ہر نقش ونگار سے پاک ہے اور ہر نقش کے قابل ہے، جس طرف اسے مائل کریں، اسی طرف جھک جائے گا، اگر اسے نیکی اور اچھائی کا عادی بنایا اور تعلیم دی گئی تو اس پر پرورش پائے گا اور یوں دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی اس کے قدم چومے گی، اسے ملنے والے اجر وثواب میں والدین، معلم اور ہر مؤدب شریک ہوگا، اگر اسے شر کی تعلیم دی گئی اور چوپایوں کی طرح بے کار چھوڑا گیا تو ناکامی اس کا مقدر بنے گی اور ہلاکت اس کا نصیب، اس گناہ میں نگران اور سرپرست دونوں بچے کے شریک ہوں گے۔"

(اتحاف السادة المتقين، رياض النفس وتهذيب الاخلاق: ۸/۶۷۹)

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"بچوں کا ذہن صاف تختی کی طرح ہوتا ہے اس لیے ان کی جیسی تربیت کی جائے گی وہ تربیت ان کے ذہن پر جمتی چلی جائے گی اگر اسلامی انداز پر تربیت کی گئی تو بڑا ہو کر وہ اسی انداز پر رہے گا۔" (فتاویٰ رحیمیہ، کتاب العلم والعلماء، ۳/۱۷۷)

اس دھوکے سے بچیں کہ ابھی بچہ ہی تو ہے

شیطان یہ بھی دھوکہ دیتا ہے کہ جی ابھی بچہ ہی تو ہے، ابھی تو مکلف بھی نہیں ہے۔ چناں چہ اس وقت تعلیم و تربیت میں غفلت ہوجاتی ہے جو بعد میں اکثر پریشانی کا سبب بن جاتی ہے کہ بچپن میں لگی ہوئی بری عادات کا چھڑوانا بعد میں حد درجے مشکل ہوجاتا ہے۔

ایک اللہ والے کے پاس ان کے مرید حاضر ہوئے، ساتھ میں ایک چھوٹا بچہ بھی تھا جس نے پینٹ شرٹ پہنا ہوا تھا، حضرت نے فرمایا: "یہ اس کو کیا پہنایا ہے؟"

مرید نے کہا:

"حضرت ابھی چھوٹا سا بچہ ہی تو ہے۔"

اس پران بزرگ نے فرمایا:

"ایک آدمی کے گھر کے دروازے کے بالکل باہر ایک کانٹے دار جھاڑی کا ننھا سا پودا اُگ گیا۔

لوگوں نے اسے کہا:

"اس کو اکھاڑ دو آگے چل کر تم کو یہ تکلیف دے گا۔"

اس نے کہا: "چھوٹا سا پودا ہے کیا تکلیف دے گا؟"

بہر کیف پودا جوان ہوتا گیا اور آدمی بوڑھا ہوتا گیا یہاں تک کہ اس کے گھر کا دروازہ ہی اس جھاڑی سے پورا بند ہو گیا، اور اب اس بوڑھے کے اندر اس کو اکھاڑنے کی طاقت ہی نہیں رہی۔"

اس طرح بچپن میں اگر بچے کی صحیح تربیت نہ کی جائے تو آہستہ آہستہ وہ اپنی عادتوں میں پختہ ہو جاتا ہے اور پھر اس کو صحیح رخ پر ڈالنا مشکل ہو جاتا ہے۔

عقل مندی کا تقاضا یہی ہے کہ بچپن ہی سے بچے کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔

مشہور تابعی حضرت عبد ربہ بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: "دوران تعلیم ام درداء رضی اللہ عنہا نے میری تختی پر یہ کہاوت لکھی:"

"بچپن میں حکمت کی باتیں سیکھو تاکہ بڑے ہو کر ان پر عمل کر سکو۔"

وہ کہتیں: "ہر کاشت کار وہی چیز کاٹتا ہے جسے بوتا ہے، خواہ خیر ہو یا شر۔" (ماخوذ از: ماہ نامہ وفاق المدارس، صفر ۱۴۳۳ھ، ص: ۴۵)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کی تربیت کا اہتمام فرماتے تھے

۱. حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بچپن میں ایک مرتبہ صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فوراً فرمایا "کِخْ کِخْ"، یعنی اس کو منہ سے نکال کر پھینک دو، کیا تمھیں معلوم نہیں کہ ہم (یعنی بنو ہاشم) صدقے کا مال نہیں کھاتے۔ (صحیح البخاری، الزکاۃ باب ما یذکر فی الصدقۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۱۴۹۱)

۲. حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر کفالت چھوٹا سا بچہ تھا، کھانے کے برتن میں میرا ہاتھ اِدھر اُدھر چلا جایا کرتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

’’يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ‘‘۔

(صحیح البخاری، الاطعمة، باب التسمية على الطعام والاكل باليمين۔ الرقم: ۵۳۷۶)

ترجمہ: ’’لڑکے! بسم اللہ پڑھ کر شروع کردو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔‘‘

بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کے طریقے

قرآن کریم کی آیات، احادیث مبارکہ اور بزرگوں کے اقوال کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ بچپن ہی سے اپنے بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کرنا والدین کی ذمے داری ہے۔

اس ذمے داری کو بخوبی انجام دینے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے بچوں کو دینی ماحول فراہم کریں۔

گھریلو ماحول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ‘‘۔ (صحیح البخاری، الجنائز، باب ماقیل فی اولاد المشرکین، الرقم: ۱۳۸۵)

ترجمہ: ’’ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی بناتے ہیں یا عیسائی یا مجوسی۔‘‘

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر بچے کو نیک صالح ماں باپ میسر آجائیں اور وہ اس کو ایمان اور اسلام کی بنیادی باتیں سکھادیں تو بچہ ایمان واسلام کے عقیدے پر نشوونما پائے گا۔ (ماخوذ از: اسلام اور تربیت اولاد: ۲/ ۴۱)

گھریلو ماحول کی درستگی کے ساتھ ساتھ بچہ جتنا وقت گھر سے باہر گزارتا ہے اور جن کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے اس کی بھی نگرانی کی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ۔''

ترجمہ: ''انسان اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے اس لیے تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔'' (الجامع لشعب الایمان للبیهقی، الرقم: ۸۹۹۲)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کا دوست نیک پرہیز گار ہو تو اس سے نیکی اور پرہیز گاری زندگی میں آتی ہے اور اگر دوست برا ہو تو برائی زندگی میں آتی ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

ترجمہ: ''نیک آدمی کی صحبت تم کو نیک بنادے گی، اسی طرح بدبخت کی صحبت تم کو بدبخت بنادے گی۔''

(فتاویٰ رحیمیہ، العلم والعلماء ۳/۱۵۱)

اپنے بچوں کو خود پڑھائیں

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''قرآن کریم اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ نے جو ہمارا فرض مقرر کیا ہے اس کے ادا کرنے کی سب سے اچھی صورت تو یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو خود پڑھائیں۔ اسلام کے احکام اور اس کے بتائے ہوئے آداب کے خود بھی پابند اور عادی ہوں اور بچوں کو بھی پابند اور عادی بنائیں، اس طرح ہم خود اچھے اور پکے مسلمان ہو جائیں گے اور ہمیں دیکھ کر ہماری اولاد بھی اچھائی اور بھلائی کے سانچے میں ڈھلے گی۔ ہمیں صرف پرورش کا ثواب نہیں ملے گا بل کہ اخلاقی اور روحانی تربیت کا ثواب بھی ہمارے نامہ اعمال کی زینت بنے گا اور جس طرح ہمارے نیک اعمال ہمارے لیے سرمایہ آخرت ہوں گے۔ ہمارے بتائے ہوئے نیک کاموں پر جب تک ہمارے بچے عمل کرتے رہیں گے جتنا ثواب ان کو ملے گا، اسی کے برابر ثواب ہمارے لیے بھی ذخیرہ سعادت بنتا رہے گا۔

بے شک ہماری دلی آرزو رہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ قیمتی عطیہ اپنی اولاد کو دیں اور جب اس دنیا سے رخصت

ہوں تو ان کے لیے دولت کے انبار چھوڑ کر جائیں مگر ہمیں کبھی بھی یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ ہمارے رسول رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم جو دنیا وآخرت کے بھیدوں سے واقف اور اپنی امت کے لیے رؤف ورحیم تھے۔ آپ کی مشفقانہ وصیت یہ ہے:

''مَانَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔''

(جامع الترمذی، البر والصلۃ، باب ماجاء فی ادب الولد، الرقم: ۱۹۵۲)

ترجمہ: ''کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھی تعلیم وتربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔''

پس ہماری یہ تعلیم وتربیت اپنی اولاد کے لیے بہترین عطیہ سب سے زیادہ قیمتی ترکہ اور ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی بہت زیادہ جائیداد اور جاگیر ہوگی۔'' (طریقۂ تعلیم ص: ۲۳، ۲۴)

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اگر والدین یہ چاہتے ہوں کہ ان کا بچہ سچائی، امانت، پاک دامنی اور رحم جیسے اچھے اوصاف کا مالک ہو اور برائی سے دور رہے تو انہیں چاہیے کہ وہ خود اپنی ذات سے ان کے سامنے اچھائی کے کرنے اور برائی سے دور رہنے اور فضائل سے آراستہ ہونے اور برے کاموں سے بچنے اور حق کے اتباع اور باطل سے دور رہنے میں بہترین نمونہ پیش کریں اور ان کے لیے اپنے آپ کو مثال ثابت کریں۔ جو بچہ اپنے والدین کو جھوٹ بولتا ہوا دیکھے گا وہ ہرگز سچ نہیں سیکھ سکتا اور جو بچہ اپنے والدین کو دھوکہ دیتے اور خیانت کرتے ہوئے دیکھے گا وہ ہرگز امانت دار نہیں بن سکتا اور جو بچہ اپنے والدین سے گالم گلوچ سنے گا وہ شیریں زبانی ہرگز نہیں سیکھ سکتا۔

بچہ اچھائی اور خیر کے اوصاف اسی وقت سیکھتا ہے اور اخلاق وشرافت کا پیکر اسی وقت بنتا ہے جب وہ اپنے والدین میں بہترین نمونہ پائے، ورنہ دوسری صورت میں اگر والدین اس کے سامنے برا نمونہ پیش کریں گے تو لازمی طور سے بچہ آہستہ آہستہ وہی رخ اختیار کرے گا اور کفر وفسق اور نافرمانی کے راستے پر چلے گا۔

صرف اتنی بات کافی نہیں کہ والدین خود اپنی ذات ہی سے بچے کے لیے بہترین نمونہ پیش کرکے یہ سمجھیں کہ انہوں نے اپنی ذمے داری پوری کر دی بل کہ یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں کا تعلق ورابطہ دین کے ساتھ قائم کریں۔''

(ماخوذ از: اسلام اور تربیت اولاد ۲/ ۳۶)

اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ طیبہ سکھائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اِفْتَحُوْا عَلٰی صِبْیَانِکُمْ اَوَّلَ کَلِمَۃٍ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَقِّنُوْهُمْ عِنْدَ الْمَوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔'' (الجامع لشعب الایمان للبیہقی:۱۱/۱۲۸، الرقم: ۸۳۸۲)

ترجمہ: ''اپنے بچوں کو اوّل کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سکھاؤ اور موت کے وقت بھی انہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ رَبّٰی صَغِیْرًا حَتّٰی یَقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَمْ یُحَاسِبْهُ اللّٰهُ۔'' (کنز العمال، الرقم: ۴۵۴۰۱)

ترجمہ: ''جو شخص اپنے بچے کی تربیت کرے یہاں تک کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہنے لگے تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب کتاب نہیں کریں گے۔''

سات سال کی عمر میں نماز کا حکم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعٍ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَیْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَیْنَهُمْ فِی الْمَضَاجِعِ۔''

(سنن ابی داؤد، الصلوٰۃ، باب متی یومر الغلام بالصلاۃ، الرقم: ۴۹۵)

ترجمہ: ''جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو انہیں نماز کا حکم کرو اور جب وہ دس سال کے ہوجائیں تو نماز (نہ پڑھنے) پر ان کو مارو اور ان کے بستر الگ الگ کردو۔''

اپنے بچوں کو تین باتوں کا عادی بناؤ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’اَدِّبُوْا اَوْلَادَكُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ حُبِّ نَبِيِّكُمْ وَحُبِّ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْاٰنِ فِيْ ظِلِّ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ مَعَ اَنْبِيَائِهٖ وَاَصْفِيَائِهٖ۔‘‘

ترجمہ: ’’اپنی اولاد کو تین باتوں کا عادی بناؤ: ① اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ② نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی محبت ③ قرآن کریم کی تلاوت، اس لیے کہ قرآن شریف والے حشر کے دن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور برگزیدہ بندوں کے ساتھ عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔‘‘ (کنز العمّال: النکاح، قسم الاقوال، الرقم: ۴۵۴۰۱)

مسلمان بچے کو سب سے پہلے قرآن کریم پڑھائیں

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’سب سے پہلے مسلمان بچے کو قرآن پڑھانا چاہیے ضروریات دین کی تعلیم ہونی چاہیے، خواہ اردو میں ہو یا عربی میں مگر انگریزی سے قبل ہو۔ یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ آنکھ کھلتے ہی ان کو انگریزی میں لگا دیا جائے، اول تو قرآن شریف پڑھاؤ۔‘‘ (تحفۃ العلما: ۵۲، ۵۳)

اگر اپنے بچوں کے مستقبل پر رحم کرنا ہے تو اللہ کے لیے سب سے پہلے انہیں قرآن کریم کی تعلیم دیں

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

’’بچپن میں ایک مرتبہ بچوں کو قرآن کریم ضرور پڑھاؤ، اس کے قلب کو قرآن کے نور سے منور کرو، اس کے بعد اس کو

کسی بھی کام میں لگاؤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قرآن کے انوار و برکات اس کے اندر شامل حال ہوں گے، جب قرآن اسے پڑھا دیا کان کے ذریعے ایمان کا بیج اس کے دل میں پیوست کر دیا، تجربہ یہ ہے کہ جو بچے مکتب میں قرآن کریم پڑھ کر جاتے ہیں، تو وہ کسی بھی ماحول میں چلے جائے ایمان کا بیج ان کے دل کے اندر محفوظ رہتا ہے۔

اگر آپ نے شروع سے ہی بچہ کو بِسْمِ اللّٰهِ. سُبْحَانَ اللّٰهِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے بجائے اس کو کٹ پٹ سکھانا شروع کی، اور اس کے دماغ پر کتّے اور بلی کو مسلط رکھا اور قرآن کے انوار و برکات کو اس کے دل میں داخل ہونے نہ دیا تو اس کے دل میں ایمان کہاں سے آئے گا؟ اس کے دل میں اسلام کی محبت کہاں سے آئے گی؟ اس کے دل میں آخرت کی فکر کیسے پیدا ہوگی، پھر تو وہی مادّہ پرست انسان پیدا ہوگا، جو ہمیں چاروں طرف گھومتا ہوا نظر آ رہا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے کا بھی احساس نہیں ہے، جو دوسروں پر ظلم ڈھاتا ہے، اگر اپنے بچوں کے مستقبل پر رحم کرنا ہے تو خدا کے لیے انھیں جب تک قرآن کی تعلیم نہ دلائیں اس وقت تک انہیں کسی اور کام میں نہ لگائیں۔" (اصلاحی خطبات: ج ۳/ ۷۲)

دینی تعلیم کے بغیر دنیاوی تعلیم دینا گناہ اور مذہب سے بغاوت ہے

حضرت مولانا علی میاں رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"حضرات! قوموں کے اجتماعی فیصلوں نے دنیا کے نقشے اور قوموں کی تقدیریں بدل دی ہیں، آج جس چیز کی ہم سب کو ضرورت ہے اور جو تمام موانع اور رکاوٹوں پر غالب آسکتی ہے وہ ہمارا یہ فیصلہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کی دینی تعلیم کو ہر تعلیم پر مقدم رکھیں گے اور بغیر اس ضروری تعلیم کے جس سے وہ اپنے پیدا کرنے والے کو، اپنے پیغمبر کو، اپنے عقیدے کو اور اپنے فرائض دینی کو پہچان سکیں خالص رواجی یا معاشی تعلیم دلانا گناہ اور اپنے مذہب سے بغاوت سمجھیں۔ اگر ہمارا یہ فیصلہ ہے اور ہم اس میں سچے ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت کوئی ترغیب کوئی مصلحت کوئی تعزیر ہم کو اس صراط مستقیم سے نہیں ہٹا سکتی اور ہماری نسلوں کو اسلام کی دولت سے محروم نہیں کر سکتی۔"

(مکاتب کی اہمیت اکابرامت کی نگاہ میں، ص: ۴)

دینی تعلیم کے لیے اپنے بچوں کو استاذ کے پاس بھیجیں

خلیفہ مہدی ایک مرتبہ حج کے موقع پر مدینہ منورہ گئے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ان سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے، خلیفہ بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آیا، اور اپنے دونوں صاحبزادوں موسیٰ اور ہارون کو حکم دیا کہ امام صاحب سے حدیث پڑھیں۔

ارکان دولت نے امام صاحب کو بلایا مگر وہ نہیں گئے۔ خلیفہ نے اس کی وجہ معلوم کی۔ امام صاحب نے کہا:

"امیر المؤمنین! علم قابل احترام چیز ہے، اس کے پاس آنا چاہیے۔"

خلیفہ نے اس بات کو تسلیم کیا اور صاحبزادوں کو آپ کی خدمت میں بھیجا۔ (سیرت ائمہ اربعہ، ص: ۱۱۶، ۱۱۷)

مکاتب قرآنیہ کی اہمیت

مکتب: "وہ جگہ جس میں قرآن کریم اور دین کی ابتدائی تعلیم دی جائے اس کو "مکتب" کہتے ہیں۔"

مکاتب قرآنیہ کا قیام اتنا ہی زیادہ ضروری ہے جتنا کہ بچوں کو دینی تعلیم دلانا ضروری ہے کیوں کہ ان مکاتب کے قیام کے بغیر عمومی طور پر مسلمان اپنے بچوں کو قرآن کریم اور دینی تعلیمات سے آراستہ و پیراستہ نہیں کر سکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بھی یہی تھا کہ اسلام قبول کرنے والوں کے لیے قرآن کریم اور دین کی تعلیم کا انتظام فرماتے، عہد صحابہ میں بھی یہی معمول رہا۔

نیز ہمارے اکابرین اپنے خطبات، ملفوظات اور مواعظ میں اس کی اہمیت بارہا سمجھاتے رہے ہیں۔

عہد نبوی کے مکاتب قرآنیہ

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر کا مکتب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم "دار ارقم" (حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر) میں جمع ہوتے اور یہیں سے دعوت اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے اور اسی میں قرآن کریم اور دین کی تعلیم و تعلّم کا

شغل بھی جاری رہا۔ پرانے مسلمانوں اور نئے مسلمان ہونے والے صحابہ کو اسی "دارارقم" میں قرآن کریم اور دین کی تعلیم دی جاتی تھی۔

"امام ابوالولید ازرقی" اپنی کتاب "اخبار مکہ" میں لکھتے ہیں:

''يَجْتَمِعُ هُوَ وَاَصْحَابُهُ فِيْهَا عِنْدَ الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ وَيُقْرِءُ هُمُ الْقُرْاٰنَ وَيُعَلِّمُهُمْ فِيْهِ۔'' (اخبار مکہ ۳: ۲۶۳)

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین "دارارقم" میں جمع ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قرآن کریم پڑھاتے اور دین کی تعلیم دیتے تھے۔"

ایک صحابی کے گھر میں مکتب

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بہنوئی کے یہاں دو مسلمانوں کے کھانے کا انتظام کیا تھا ایک حضرت خباب بن ارت اور دوسرے کا نام مجھے یاد نہیں ہے۔ حضرت خباب بن ارت میرے بہنوئی کے گھر آتے تھے اور ان کو قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔ (اسد الغابة في معرفة الصحابه: ۲/۱۴۰)

مدینہ منورہ کے مکاتب قرآنیہ

علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے "مسجد بنی زریق" میں قرآن کی تعلیم ہوئی:

''اَوَّلُ مَسْجِدٍ قُرِئَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ بِالْمَدِيْنَةِ مَسْجِدُ بَنِيْ زُرَيْقٍ۔'' (طبقات ابن سعد ۱/ ۱۴۸)

ترجمہ: "مدینہ کی سب سے پہلی مسجد جس میں قرآن کریم پڑھا گیا وہ "مسجد بنی زریق" ہے۔"

اس درس گاہ کے معلم حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو
قرآن کریم اور دین سکھانے کے لیے مدینہ منورہ بھیجنا

مکہ مکرمہ میں انصار کے دونوں قبیلوں (اوس اور خزرج) کے سرداروں نے مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: "مدینہ منورہ میں قرآن اور دین کی تعلیم کے لیے کوئی معلم بھیجا جائے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ روانہ فرمایا۔

"سُبُلُ الْهُدٰى وَالرَّشَادُ" میں ہے:

"فَلَمَّا انْصَرَفَ الْقَوْمُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرِ بْنِ هَاشِمٍ....وَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْرِئَهُمُ الْقُرْاٰنَ وَيُعَلِّمَهُمُ الْاِسْلَامَ وَيُفَقِّهَهُمْ فِي الدِّيْنِ فَكَانَ يُسَمّٰى فِي الْمَدِيْنَةِ الْمُقْرِئ وَالْقَارِئ وَكَانَ مَنْزِلُهٗ عَلٰى اَسْعَدِ بْنِ زُرَارَةَ۔"

(سبل الهدى والرشاد، الباب السادس في بيعة العقبة الثانية: ۱۹۷/۳)

ترجمہ: "جب انصار بیعت کر کے (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ) لوٹنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ وہاں لوگوں کو قرآن کریم پڑھائیں اور اسلام کی تعلیم دیں اور ان میں دین کی بصیرت اور صحیح سمجھ پیدا کریں چناں چہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں "مقری اور قاری" (یعنی پڑھانے والے) کے نام سے مشہور ہو گئے۔ ان کا قیام حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا۔"

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر قاری اور استاذ کی ذمے داری ہے کہ قرآن کریم پڑھانے کے ساتھ ساتھ ان کو دین کی باتیں بھی سکھائے۔ صرف قرآن کریم کے الفاظ درست کرانے اور یاد کرانے کو کافی نہ سمجھے۔

مدینہ منورہ میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بھی تعلیم دیتے تھے۔
بخاری شریف میں ہے:

’’اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانُوْا يُقْرِؤُنَ النَّاسَ۔‘‘

(صحیح البخاری، باب مقدم النبی واصحابه المدینه، الرقم:۳۹۲۵)

ترجمہ: ’’ہمارے یہاں (مدینہ منورہ میں) سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر اور عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے اور یہ حضرات لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے۔‘‘

مدینہ منورہ میں نئے مسلمانوں کو سب سے پہلے قرآن پڑھایا جاتا تھا

نومسلم صحابہ جب مدینہ آتے تو سب سے پہلے ان کو قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی تھی۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب کوئی شخص مدینہ منورہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے پاس بھیج دیتے تھے جو اس کو قرآن کی تعلیم دیتا تھا۔ ایسے لوگوں کی کثرت کی بناء پر مسجد تلاوت کی آواز سے گونجنے لگتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو آہستہ آواز سے پڑھنے کا حکم دیتے تھے تاکہ غلطی نہ کریں۔ (مناہل العرفان فی علوم القرآن، المبحث الثامن: ۲۰۵/۱)

نوجوانوں اور عمر رسیدہ افراد کا قرآن کریم اور دین سیکھنے کا اہتمام

حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’كُنَّا فِتْيَانًا حَزَاوِرَةً مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَلَّمْنَا الْاِيْمَانَ قَبْلَ اَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْاٰنَ فَازْدَدْنَا بِهٖ اِيْمَانًا۔‘‘ (الجامع لشعب الایمان للبیہقی، الرقم: ۵۰)

ترجمہ: ''ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں طاقت ور لڑکے تھے
ہم نے قرآن پڑھنے سے پہلے ایمان سیکھا، پھر قرآن پڑھا جس کی وجہ سے ہمارا
ایمان زیادہ پختہ ہو گیا۔''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''قَدْ تَعَلَّمَ اَصحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِبَرِ سِنِّهِمْ۔'' (صحیح البخاری، العلم، باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ، الرقم: ۱۵)

ترجمہ: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عمر رسیدہ ہونے کے باوجود دین سیکھا۔''

مطلب یہ ہے کہ علم کی تحصیل سے رکنا نہیں چاہیے بل کہ اس سلسلہ کو جاری رکھنا چاہیے کیوں کہ علم تو مہد (ماں کی گود) سے لحد (قبر میں جانے) تک حاصل کیا جاتا ہے۔

حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب ایمان نہیں لائے تھے اور جاہلیت کا دور تھا، انہیں خیر بتانے والا معلم بھی میسر نہیں تھا اور نہ انہیں علم کی رغبت تھی، ایمان لانے کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کو علم بھی عطا فرمادیا اور علم کی رغبت اور شوق بھی عطا فرمادیا، انہوں نے اس ضرورت کے پیش نظر علم حاصل کیا۔

چناں چہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''كُنْتُ اُقْرِئُ رِجَالًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ۔'' (صحیح البخاری، الحدود، باب رجم الحبلی من الزنی اذا احصنت، الرقم: ۶۸۳)

ترجمہ: ''میں مہاجرین کی ایک جماعت کو پڑھایا کرتا تھا، ان میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔'' (ماخوذ از: کشف الباری: ۳/۳۱۶)

معلوم ہوا کہ اصل تو یہی ہے کہ آپ پہلے علم حاصل کریں لیکن اگر آپ علم حاصل نہیں کر سکے تو بڑے ہو کر بھی علم حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

◆◆◆◆

عہد صحابہ رضی اللہ عنہم کے مکاتب قرآنیہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکاتب قرآنیہ قائم کرنا

صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تعلیم وتعلّم پر خاص توجہ فرمائی۔ شام، کوفہ، بصرہ اور مختلف شہروں میں صحابہ کو تعلیم کے لیے روانہ کیا، بچوں کی تعلیم کے لیے مکاتب قائم کیے۔ قرآن کریم کی کتابت کرائی، کثیر تعداد میں مصاحف تیار کرا کر عالم اسلام میں بھیجے۔ قرآن کریم یاد کرنے والوں کو انعام دیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی توجہ اور کوشش سے عالم اسلام کا ہر شہر اور قصبہ دار العلم (علم کا گھر) بن گیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خصوصیات میں دینی علوم کی اشاعت اہم درجہ رکھتی ہے۔ (خیر القرون کی درس گاہیں: ۱۴)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں مکاتب قائم کرنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں سب سے پہلے بچوں کی تعلیم کے لیے مکتب قائم کر کے اس میں معلّم مقرر کیا:

''اِنَّ اَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْاَوْلَادَ فِي الْمَكْتَبِ لِتَعْلِيمِ الْقُرْاٰنِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔'' (تاریخ القرآن الکریم، الفصل الخامس: ۱/۱۳۶)

ترجمہ: ''سب سے پہلے بچوں کو مکاتب میں قرآن کریم کی تعلیم کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمع فرمایا۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے مدینہ منورہ میں تین اساتذہ کرام کا تقرر کیا تھا۔

''كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَةُ مُعَلِّمِيْنَ يُعَلِّمُوْنَ الصِّبْيَانَ فَكَانَ عُمَرُ يَرْزُقُ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ خَمْسَةَ عَشَرَ كُلَّ شَهْرٍ۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ: ۵/۹۷)

ترجمہ: ”مدینہ منورہ میں تین اساتذہ بچوں کو تعلیم دیتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان میں سے ہر ایک کو ماہانہ پندرہ دراہم دیا کرتے تھے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بورڈ پر تعلیم دینے کی تاکید کرنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے مکتب قائم کر کے حضرت عامر بن عبداللہ خزاعی کو بچوں کی تعلیم کا حکم دیا اور بیت المال سے ان کے لیے وظیفہ جاری کیا اور حکم دیا کہ کند ذہن بچے کے لیے تختی (بورڈ) پر لکھیں۔

(خیر القرون کی درس گاہیں:۳۳۹)

جامع مسجد دمشق میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا مکتب

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے بعد جامع مسجد دمشق میں بیٹھتے تھے، طلبا زیادہ ہوتے تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ دس دس طلبا کی جماعت بنا کر قاری پڑھانے کے لیے مقرر کر دیتے تھے۔ آپ خود چل پھر کر ان کی نگرانی فرماتے اور پڑھنے والوں کی آواز پر کان لگائے رکھتے۔ جب ان میں سے کسی کا قرآن ختم ہوتا تو پھر مزید اصلاح کے لیے آپ اس کو اپنی شاگردی میں لیتے تھے۔

ایک دن حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے طلبا کا شمار کیا تو ان کی تعداد سولہ سو (۱۶۰۰) تھی۔ یہ تعداد تجوید و قرأت کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے والے طلبا کی تھی۔ (تاریخ قرآن: مولف قاری شریف احمد صاحب۔ ص:۱۲۵)

بچوں کی دینی تعلیم و تربیت اور مکاتب قرآنیہ کے انتظام کی ضرورت اکابرین کی نگاہ میں

حضرت مولانا قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”۱۸۵۷ء کے انقلاب کے بعد بھی اکابر امت اور نبض شناسان قوم کی یہی اعلیٰ ترین سیاست تھی کہ وہ جابجا دینی مدارس قائم کرتے چلے گئے اور مسلمانوں کو مذہبی حیثیت سے سنبھال لیا، یہ مدارس آج بھی بحمداللہ کامیابی کے ساتھ جاری اور اپنے کام میں مشغول ہیں اور ان میں سے کتنے ہی مدارس مرکزی حیثیت رکھتے ہیں، جیسے:

دارالعلوم دیوبند، مظاہر علوم سہارنپور، مدرسہ شاہی مرادآباد وغیرہ۔

ان مدارس کا مقصد جامع علماء تیار کرنا ہے جو قوم کی ہدایت وراہنمائی کے فرائض انجام دیں۔ لیکن موجودہ دور اور اس کے حالات کے لحاظ سے ان مدارس کے علاوہ ایسے مکاتب کی بھی بہت زیادہ ضرورت پیش آگئی ہے، جو مختلف پراگندہ بل کہ گندہ لٹریچروں کے زہریلے اثرات سے مسلمان بچوں کو محفوظ رکھ سکیں۔

اگر مدارس دینیہ علماء تیار کریں، تو یہ مکاتب دینیہ پڑھے لکھے دین دار تیار کرسکیں، جو گو عالم نہ ہوں مگر دین کی سمجھ رکھتے ہوں۔ (خطبات حکیم الاسلام: ج۵ / ۴۱۲)

بالغین اور بچوں کی دینی تعلیم کا بندوبست کرنا دیگر تمام قومی مسائل پر مقدم ہے

مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"کسی ملک کے مسلمانوں کا خواہ وہاں مسلمان اکثریت میں ہوں یا اقلیت میں اوّلین اور اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ انہوں نے بالغین کی دینی واقفیت اور بچوں کی دینی تعلیم کا کیا بندوبست کیا ہے؟ میں اپنے محدود مطالعہ اور دینی واقفیت کی بناء پر یہ عقیدہ رکھنے پر مجبور ہوں کہ یہ مسئلہ ان کے تمام قومی مسائل سے مقدم اور اہم ہے، یہ ان کی زندگی کا بنیادی مسئلہ ہے، یہ ابدی نجات یا اس کی ہلاکت کا سوال ہے، میں مسلمانوں کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ اپنے بچوں کے ایمان کی حفاظت دین وایمان کی معرفت اور پھر اس کی حفاظت اور پھر اس کی غیرت اور پھر اس پر زندگی گزارنے اور اس پر دنیا سے رخصت ہونے کے کام کو سب سے زیادہ اہمیت دیں۔ یہ بات جتنی دل سے لگی ہونی چاہیے تھی مسلمانوں کے دل سے نہیں لگی ہے، سارا خطرہ اس بات کا ہے کہ اس کی جو اہمیت ہونی چاہیے تھی وہ مسلمانوں میں نہیں ہے۔"

(مکاتب کی اہمیت اکابر امت کی نگاہ میں: ص ۳)

اگر دینی تعلیم کا انتظام نہیں ہوا تو نئی نسل دین سے محروم ہو جائے گی

حضرت مولانا علی میاں رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اگر مسلمان نے از خود اپنے بچوں کی دینی تعلیم کا انتظام اور ان کے دینی ذہن کی تعمیر و تشکیل کی فکر نہیں کی تو خدانخواستہ نوجوان نسل بنیادی عقائد سے محروم ہو جائے گی یہی مکاتب ہیں جو ملت کی نوجوان نسل کو ایمان و اسلام سے وابستہ رکھیں گے۔ ہماری گزشتہ نسل جو شائستگی اور انسانیت میں شاید ہم سے بڑھی ہوئی ہے ان ہی مکاتب و مدارس کی فیض یافتہ ہیں۔" (تکبیر مسلسل: ۱۵۲، ۶۲۳، ۶۲۵)

مسلمانوں کی تباہی کے دو اسباب

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ تعالیٰ نے مالٹا جیل سے واپس آنے کے بعد فرمایا:

"میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو اس کے دو سبب معلوم ہوئے:

(۱) قرآن کریم کو چھوڑ دینا۔ (۲) آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی۔

اس لیے میں وہیں سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اس کام میں صرف کروں کہ قرآن کریم کو لفظاً اور معنیً عام کیا جائے، بچوں کے لیے لفظی تعلیم کے مکاتب ہر بستی بستی میں قائم کیے جائیں۔ بڑوں کو عوامی درس قرآن کی صورت میں اس کے معانی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لیے آمادہ کیا جائے اور مسلمانوں کے باہمی جنگ و جدال کو کسی قیمت پر برداشت نہ کیا جائے۔" (وحدت امت: حضرت مفتی شفیع صاحبؒ۔ ص ۴۰)

ہمیں پیٹ کاٹ کر مکاتب قائم کرنے ہوں گے

مولانا منظور احمد نعمانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ہمیں محنتیں کر کے اور پیٹ کاٹ کر یہ مکاتب قائم کرنے ہوں گے اور ان کا بوجھ اٹھانا ہوگا، اللہ تعالیٰ کی مدد بھی انھی کو حاصل ہوتی ہے جو خود بھی اس راہ میں قربانی دیں مکاتب قائم کرنے کے ساتھ ہمیں ایک مہم بنا کر اس کے لیے

بھی بہت بڑی جدوجہد کرنی ہوگی کہ مسلمان بچے ہمارے ان ہی مکاتب میں تعلیم حاصل کریں۔

(مکاتب کی اہمیت اکابر امت کی نگاہ میں: ص ۱۱)

مکاتب قرآنیہ اسلام کی بقاء کا واحد ذریعہ ہیں

اگر اسلام اور قَالَ اللّٰہُ اور قَالَ الرَّسُوْلُ باقی رہ سکتا ہے تو اس کا واحد ذریعہ مکاتب کا قیام ہے، آج ملک پھر اس موڑ پر کھڑا ہے کہ ہم لوگ تعمیرات پر زور لگانے کے بجائے اپنے مدرسوں پر زیب و زینت میں پیسہ خرچ کرنے کے بجائے آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ مکاتب قائم کریں، اپنے بچوں کو کاروبار میں جھونکنے کے بجائے اسکول میں بھرتی کرنے کے بجائے خاص مکتب کا بچہ تیار کریں بچپن میں مکتب میں آنے کے بعد اور نمازی بننے کے بعد جس ماحول میں بھی بچہ جائے گا بچپن میں نمازی ہونے کی وجہ سے ان شاء اللہ ہمیشہ نمازی رہے گا۔ (مکاتب دینیہ کی اہمیت۔ مولانا طلحہ کاندھلوی صاحب، ص: ۷)

مکتب میں پڑھنے والا بچہ کبھی بے دین نہ ہوگا

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے:

''ان شاء اللہ مکتب میں پڑھنے والا بچہ کبھی بے دین نہیں ہوگا۔''

مکاتب کے ذریعے مدارس اور خانقاہیں آباد ہوں گی

حضرت مولانا طلحہ کاندھلوی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں:

''مکاتب ہی کے ذریعے اسلام امت میں آئے گا اور مکاتب ہی کے ذریعے دعوت و تبلیغ امت میں عام ہوگی اور مکاتب ہی کے ذریعے خانقاہوں کو فروغ ہوگا۔'' (مکاتب دینیہ کی اہمیت، مولانا طلحہ کاندھلوی صاحب، ص: ۱۰)

مکاتب نہ رہے تو؟

علامہ اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ان مکتبوں (مدرسوں) کو اسی حالت میں رہنے دو، غریب مسلمانوں کے بچوں کو ان ہی مکتبوں میں پڑھنے دو، اگر

یہ ملا اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟ جو کچھ ہوگا میں اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں۔ اگر ہندوستان کے مسلمان ان مکتبوں کے اثر سے محروم ہو گئے، تو بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح ہسپانیہ (اسپین) میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈر اور الحمراء باب اِلاَّ خُوتَیْنِ کے سوا اسلام کے پیروؤں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا، ہندوستان میں بھی تاج محل اور دہلی کے لال قلعہ کے سوا مسلمانوں کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔" (خون بہا۔ ۱۹۴۲ء)

مکاتب کا قیام ضروری اور کارِ ثواب ہے

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مسلمانو! ان حدیثوں میں غور کرو اور قرآن مجید حاصل کرنے اور اپنی اولاد کو پڑھانے میں کوشش کرو، اگر حفظ نہ کرا سکو تو ناظرہ ہی پڑھاؤ، اس کی بڑی فضیلت ہے اور موٹی بات ہے کہ جو کام ضروری اور ثواب کا ہوتا ہے اس کا سامان کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اور اس میں بھی ثواب ملتا ہے پس اس قاعدے سے بچوں کے قرآن پڑھنے پڑھانے کا سامان کرنا بھی ضروری ہوگا اور اس میں بھی ثواب ملے گا اور سامان اس کا یہی ہے کہ ہر جگہ کے مسلمان مل کر قرآن کے مکتب قائم کریں اور بچوں کو قرآن پڑھوائیں اور بڑی عمر کے آدمی بھی اپنے کاموں میں سے تھوڑا سا وقت نکال کر تھوڑا تھوڑا قرآن سیکھا کریں۔" (حیاۃ المسلمین۔ ص: ۳۵)

مسلمان قائدین جگہ جگہ مکاتب قرآنیہ قائم کریں

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مسلمان قوم کے قائدین پر لازم ہے کہ جگہ جگہ اپنے علاقوں میں اپنی بستیوں میں اپنے محلوں میں مکاتب قرآنیہ قائم کریں۔"

مکاتب کا جال بچھایا جائے

حضرت مولانا علی میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"آپ اس کو خالص دینی کام سمجھ کر کیجیے، ان شاء اللہ آپ کو اس کا ثواب ملے گا، اور ایسا ثواب ملے گا جو آپ کو

بڑے بڑے دینی کاموں کا مل سکتا ہے قطعاً آپ یہ شبہ نہ کریں کہ یہ کوئی محض تنظیمی کام ہے بل کہ ہم اس کے لیے اٹھے ہیں کہ مسلمانوں کی آئندہ نسلوں کا کیا حال ہوگا صاف نظر آ رہا ہے یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے اس زمانے میں مسلمان بچوں کا مسلمان رہنا تقریباً ناممکن ہے۔

اب آپ مکاتب قائم کیجیے اور ان کا ایک جال بچھا دیجیے، اور مکاتب ویسے ہی ہوں جیسا کہ میں نے کہا خود کفیل، آزاد اور معیاری۔" (تکبیر مسلسل: ۲۱۳)

ہر محلے میں مکتب قائم کریں

حضرت مولانا یوسف بنوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں میں دینی شعور پیدا کرنے اور بے دینی کی فضا کے مکمل خاتمے کے لیے ایک اصلاحی مجلس قائم فرمائی تھی جس کا نام "مجلس دعوت واصلاح" رکھا تھا۔ اس مجلس کے ذمے مختلف دینی کام تھے جن میں سے ایک یہ تھا:

"ضروریات دین اور ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم کے مکاتب حسب استطاعت ہر محلے میں قائم کرنا۔"

(دور حاضر کے فتنے اور ان کا علاج: ۳۵)

مکاتب گلی گلی ہونا ضروری ہیں

حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے اپنے ایک بیان میں فرمایا:

ہمارے والد صاحب (یعنی حضرت مولانا مفتی شفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ) فرمایا کرتے تھے:

"مکاتب قرآنیہ قریہ قریہ، محلہ محلہ، گلی گلی ہونا ضروری ہیں کیوں کہ اس کے بغیر تو ایمان کی حفاظت مشکل ہے۔"

مکاتب قائم کرنا بالکل آسان ہے

حضرت مولانا طلحہ کاندھلوی صاحب دامت برکاتہم مکاتب کے قیام کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں:

"بہی خواہان مدارس اس سلسلے میں توجہ فرما کر مکاتب کی کثرت کریں عام طور سے اس کا اہتمام کریں اور اگر خاص طور سے یہ عمل مدارس والے شروع کریں تو علاقے کو مکاتب ملیں گے اور بچوں کو قرآن، نماز اور دینی ماحول ملے گا۔

میں صاحب خیر حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ اس شعبے (مکاتب دینیہ کا شعبہ) کی طرف خاص طور سے توجہ کریں اور اپنے مدارس کے تحت مکاتب کا جال بچھادیں اور اس ترتیب سے بچھائیں کہ گھر کے قریب مکتب قائم کریں جس کے قائم کرنے کے لیے نئی تعمیر کا انتظام نہ کریں، دو چھپر ڈال کر اور اس پر ٹین کی چادر بچھا کر استاد بٹھائیں اور بچے اس کے پاس جمع کردیں۔ جب اللہ پاک غیب سے نصرت فرمائیں گے تو مکتب کو وسیع فرمائیں گے۔" (مکاتب دینیہ کی اہمیت، مولانا طلحہ کاندھلوی صاحب، ص:۱۶)

گھر گھر مکتب

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"الحمدللہ! ہر گاؤں/بستی/ محلے جس میں ایک دو قرآن کریم صحیح پڑھنے والے دین دار افراد ہوتے ہی ہیں اگر ایسے تمام افراد اپنی تفریح یا آرام کرنے کے وقت میں سے صبح یا شام کا صرف ایک ڈیڑھ گھنٹہ بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے مخصوص کرلیں اور کچھ آگے بڑھ کر اپنے بچوں کے ساتھ پڑوس کے بچوں کو بھی تعلیم وتربیت کے حلقے میں شامل کرلیں تو اس طرح ہر لکھے پڑھے مسلمان کا گھر تعلیم دین کا مکتب اور تربیت گاہ بن جائے گا اور بغیر پیسہ خرچ کیے مفت میں وہ کام ہوجائے گا جس کے لیے کروڑوں اربوں روپے کی ضرورت ہے۔" (ماخوذ از: طریقۂ تعلیم۔ص:۲۵)

مکاتب قرآنیہ کا قائم ہونا باعث رحمت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَاجَلَسَ قَوْمٌ فِیْ مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ۔''

(کنزالعمال، الاذکار، الباب السابع فی تلاوۃ القرآن وفضائله، الرقم: ۲۴۳۳)

ترجمہ: ”کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوکر تلاوت کلام پاک اور اس کا دور نہیں کرتی مگر ① ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے ② اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، ③ رحمت کے فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں ④ اور حق تعالیٰ شانہ ان کا ذکر فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔“

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے فائدے میں تحریر فرماتے ہیں:

”اس حدیث شریف میں مکاتب اور مدرسوں کی خاص فضیلت ذکر فرمائی گئی جو بہت سی انواع اکرام کو شامل ہے۔ ان میں سے ہر اکرام ایسا ہے جس کے حاصل کرنے میں اگر کوئی شخص اپنی تمام عمر خرچ کردے تب بھی ارزاں (سستا سودا) ہے چہ جائے کہ ایسے متعدد انعامات فرمائے جائیں۔

بالخصوص آخری فضیلت آقا کے دربار میں ذکر، محبوب کی مجلس میں یاد ایک ایسی نعمت ہے جس کا مقابلہ کوئی چیز بھی نہیں کرسکتی۔“ (ماخوذ از فضائل اعمال۔ ص:۳۳۵)

ایک عاجزانہ درخواست

مکاتب کی اہمیت اور ضرورت جان لینے کے بعد اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب اس بات کا عزم کریں کہ مکاتب کے قیام میں اپنی صلاحیتوں کو استعمال کریں گے۔ خاص طور پر مدارس کے ذمے داران، مساجد کے ائمہ اور خطباء، مساجد کی کمیٹی کے احباب کے لیے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خدمت کا بہترین موقع ہے وہ اپنے اثر و رسوخ سے اپنے مدرسہ میں، اپنی مسجد میں اور قرب و جوار کے مدارس و مساجد میں مکاتب کے قیام کی تحریک چلائیں۔

ان شاء اللہ یہ عمل ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنے گا۔

مکاتب کیسے قائم کیے جائیں اور کیسے منظم کیے جائیں؟

مکاتب، مدارس، اسکول اور کسی بھی تعلیمی ادارے کو کامیاب بنانے کے لیے اور اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے پانچ چیزوں کا ہونا بہت ضروری ہے:

① مکتب کا نظام
② نصاب
③ طریقۂ تعلیم
④ معاونت (نگرانی کا نظام)
⑤ عملی تربیت

اس کتابچے میں انھیں پانچ باتوں کو بالکل آسان اور عام فہم انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
اگر ایک مکتب میں بہترین نظام ونصاب اور صحیح طریقۂ تعلیم قائم کر کے اس کی مکمل معاونت (نگرانی) اور مکتب میں پڑھنے والے ہر طالب علم کی عملی تربیت کی بھرپور فکر اور کوشش کی جائے تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے قوی امید ہے کہ پورے علاقے میں دینی ہوائیں چل جائیں گی اور علم وایمان کی روشنی پھیل جائے گی۔
ہم یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ کام بہت آسان ہے، ہر فرد اس کو کر سکتا ہے، لہٰذا ہر شخص یہ نیت کرے کہ سب سے پہلے مجھے اپنے مکتب کو معیاری اور مثالی بنانا ہے پھر علاقے کی ہر مسجد میں اس محنت کو جاری کرنا ہے اور پورے عالم میں دین پھیلانا ہے۔

① مکتب کا نظام

① دنیا کے اندر بڑی تعداد میں مساجد موجود ہیں لہٰذا ان مساجد کو مکاتب کے لیے استعمال کریں، اگر ممکن نہ ہو اور مجبوری ہو تو مسجد کے علاوہ کسی کمرہ میں یا تعلیمی اوقات کے علاوہ اسکول کے کمروں کو بھی مکتب کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۲ مکتب شروع کرنے کے لیے:

① ذمے داروں سے ملاقات اور مشورہ کریں۔

② جمعہ میں بیان کریں۔

③ اشتہاری پرچے (دستی اشتہار) تقسیم کریں۔

۳ بچوں کی اچھی تعلیم کے لیے ضروری ہے کہ معلم کا قرآن صحیح ہو اور وہ تربیت یافتہ ہو، چناں چہ مقامی ذمے دار، حضرات علمائے کرام کے تعاون سے معلم کا تقرر کریں اور معلم کو تربیت دینے کے لیے ادارہ "مکتب تعلیم القرآن الکریم" کی "تین روزہ تربیتی نشست" میں ترتیب بنا کر بھیجیں۔

۴ داخلے کا نظام بھی بنائیں۔

۵ مکتب میں کتابوں، بیگ، تختہ سیاہ (بلیک بورڈ)، تپائی، نورانی قاعدہ چارٹ کا انتظام بھی ہو تا کہ مکتب کی ضروریات پوری ہوسکیں۔

۶ مکتب میں یونیفارم، صفائی اور دیگر سہولیات کا انتظام ہونا چاہیے تاکہ مکتب کا ماحول بہترین بنے۔

۷ تعلیمی اوقات صبح، دوپہر اور شام تک پھیلا دیں تاکہ ہر بچہ سہولت کے ساتھ مکتب میں آسکے۔

۸ اگر ممکن ہو تو حفظ کرنے والے طلبہ کی بھی ترتیب بنائی جائے۔

۹ بچیوں کے لیے بنات کے مکاتب قائم کریں اور اس کا پورا نظام شریعت کے دائرے میں مستورات کے ذریعے چلائیں۔

۱۰ سرپرست کی ملاقات (Parents Meeting) سے انتظامیہ اور سرپرستوں کا رابطہ مضبوط ہوتا ہے اور سرپرستوں سے تعلیمی و تربیتی تعاون ملتا ہے۔ سال میں چار مرتبہ مکتب میں سرپرستوں سے ملاقات ہو۔

۱۱ فیس کا نظام بنائیں، فیس کے نظام سے معلم کو معیاری تنخواہ دینے میں سہولت ہوگی۔

۱۲ پنج ماہی اور سالانہ امتحان کا نظام بنائیں اور نتیجہ امتحان (رپورٹ کارڈ) بچوں کے والدین کو بلا کر دیں۔

۱۳ سالانہ جلسہ کا نظام بنائیں، اس میں طلبا کے والدین، علاقے کے علمائے کرام، مکتب کے مقامی ذمے دار اور عوام کو شرکت کی دعوت دیں اور طلبا کو بہترین انعامات (شیلڈ، سرٹیفکیٹ) دیں۔

۱۴ بالغان کے لیے دینی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ تعلیم کے اوقات فجر اور مغرب کے بعد رکھے جائیں اور ان کے ساتھ بہت حکمت سے معاملہ کیا جائے۔

۱۶ اسکول اور کالج کی انتظامیہ سے بات کریں اور ایک پیریڈ (گھنٹہ) تربیتی نصاب پڑھانے کی ترتیب بنائیں۔

۴ نصاب

۱ نصاب کا فائدہ

نصاب کے ذریعے طالب علم بہت ساری باتیں سہولت کے ساتھ کم وقت میں حاصل کر لیتا ہے اور تعلیم و تربیت کی ایک متعین مقدار استاذ، والدین اور ذمے داروں کے سامنے ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے استاذ کو پڑھانے میں اور ذمے دار حضرات کو نگرانی میں سہولت ہوتی ہے۔

۲ تربیتی نصاب

"تربیتی نصاب" علمائے کرام کی جماعت نے اکابر کی کتابوں کے مطالعے اور نصاب کی دوسری کتابوں سے مواد لینے کے بعد بزرگان دین اور اساتذہ کرام کے مشوروں سے تیار کیا ہے۔

۳ تربیتی نصاب کی خصوصیات

① کم از کم سوا گھنٹے کا مختصر نصاب جسے طلبا دوسری مصروفیات کے ساتھ سہولت سے پڑھ سکتے ہیں۔

② یہ نصاب ایک مکمل نظام کے ساتھ مربوط ہے۔

③ ہر سبق پڑھانے کے لیے دنوں اور مہینوں کو متعین کر دیا گیا ہے تا کہ اساتذہ کرام کو پڑھانے میں سہولت ہو۔

④ مکمل نصاب کا اجمالی خاکہ دیا گیا ہے۔

⑤ جس سال میں جو اسباق پڑھائے جائیں گے اس کا خاکہ دیا گیا ہے۔

⑥ ہر مضمون کے شروع میں اس کی مفہومی تعریف لکھی گئی ہے تا کہ طلبا کے سامنے مضمون کا تعارف اچھی طرح ہو جائے۔

⑦ بِحَمْدِ اللہ الفاظ، انداز اور مواد بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق ہے۔

⑧ زبانی یاد کرائی جانے والی باتوں پر یہ "📖" علامت اور سمجھائی جانے والی باتوں پر یہ "☆" علامت لگائی گئی ہے۔

⑨ ہر اگلے سال میں گزشتہ سال میں یاد کرائی گئی سورتوں، اسمائے حسنیٰ، احادیث، مسنون اذکار اور مسنون دعاؤں کی دہرائی کرائی گئی ہے تا کہ یہ یاد رہیں۔

⑩ کتاب کے آخر میں ہر مہینے کے سوالات دیے گئے ہیں۔

⑪ کتاب کے آخر میں حوالہ جات بھی دیے گئے ہیں تا کہ بات مستند و معتمد ہو۔

⑫ کتاب کے آخر میں نماز کی ڈائری موجود ہے تا کہ بچپن ہی سے نماز جیسی اہم عبادت کی عادت ہو۔

⑬ نصاب میں اس بات کی رعایت کی گئی ہے کہ بچہ/ بچی مکتب سے روزانہ کوئی نہ کوئی عملی بات سیکھے جس سے ان کو مکتب آنے میں دل چسپی بڑھے اور والدین کو بھی ترغیب ہو۔

❷ تربیتی نصاب کا تعارف

ناظرہ قرآن کریم پڑھنے والے طلبا کے لیے تربیتی نصاب کو ابتدائیہ سمیت ۵ حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔

مکمل نصاب کا اجمالی خاکہ

افتتاحی اجتماع	حمد ونعت	چار(۴) حمد اور چار(۴) نعتیں۔
قرآن کریم	قاعدہ	مکمل نورانی قاعدہ مع ضروری قواعد تجوید۔
	ناظرہ	ناظرہ قرآن کریم مکمل مع قواعد اجراء۔
	حفظ سورۃ	سورۂ فاتحہ۔ نصف عم پارہ اور آیت الکرسی۔
ایمانیات	اسمائے حسنیٰ	اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ترجمہ کے ساتھ۔
	عقائد	کلمے، ایمان مجمل، ایمان مفصل، عقائد کی درستگی سے متعلق اہم اور بنیادی باتیں۔
عبادات	طہارت و نماز	استنجا، وضو اور غسل کا طریقہ، مکمل نماز اور نماز کے تفصیلی احکام۔ زکوٰۃ، روزہ، حج اور اعتکاف کے اہم اور بنیادی مسائل۔
احادیث و مسنون اذکار	احادیث	(۴۰) احادیث مبارکہ ترجمہ کے ساتھ۔
	مسنون دعائیں	آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف مواقع اور اوقات میں پڑھی جانے والی منقول پچاس (۵۰) مسنون دعائیں حفظ۔
سیرت و اسلامی معلومات	سیرت	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے وفات تک مبارک زندگی اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی کے مختصر حالات۔
	اسلامی معلومات	سوالات وجوابات پر مشتمل دین اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق اہم معلومات۔
بیان ودعا	بیان ودعا	سات (۷) بیان اور تیرہ (۱۳) قرآنی دعائیں۔
اخلاقیات	اخلاق وآداب	اسلامی طرز زندگی، اخلاق وآداب اور روزمرہ کی سنتوں پر مشتمل چالیس (۴۰) اسباق۔
زبان	عربی زبان	عربی میں گنتی، دنوں اور مہینوں کے نام۔ روزمرہ استعمال ہونے والی چیزوں کے نام۔ چھوٹے چھوٹے جملے اور گفتگو۔
	اردو زبان	اردو زبان ابتدا سے پڑھنا اور اردو زبان میں انبیا علیہم السلام کے واقعات۔

⑤ حفظ کا نصاب

حفظ کرنے والے طلبا کے لیے تین سالہ تربیتی نصاب تیار کیا جا رہا ہے۔ الحمدللہ! ابتدائیہ، حصہ اوّل اور دوم شائع ہو چکا ہے۔ حصہ سوم پر کام جاری ہے۔

⑥ اسکول کا نصاب

اسکول میں پڑھنے والے طلبا کے لیے پہلی جماعت سے آٹھویں جماعت تک کا تربیتی نصاب تیار کیا جا رہا ہے۔ الحمدللہ! حصہ اوّل اور حصہ دوم شائع ہو چکا ہے۔ باقی حصوں پر کام جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ عافیت کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین

⑦ بالغان کا نصاب

مردوں اور عورتوں کے لیے دو حصوں پر مشتمل چھ ماہ کا الگ الگ نصاب ترتیب دیا جا رہا ہے۔ حصہ اوّل تکمیلی مراحل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ عافیت کے ساتھ تکمیل تک پہنچا دے۔

⑧ تربیتی نصاب کے مختلف زبانوں میں ترجمے

الحمدللہ! تربیتی نصاب ابتدائیہ، حصہ اوّل اور حصہ دوم کا سندھی زبان میں ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔

نابینا افراد کے لیے اُبھرے ہوئے لفظوں پر مشتمل (بریل زبان) میں تربیتی نصاب حصہ اوّل شائع ہو گیا ہے۔

③ طریقہ تعلیم

① معلم اپنے مقام اور ذمے داریوں کو سمجھتے ہوئے قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ، بچوں کی نفسیات کا خیال رکھ کر بغیر مار کے شفقت سے پڑھائے۔

② اس نصاب کو اجتماعی طور پر پڑھایا جائے۔ اجتماعی تعلیم بہت ضروری ہے۔ اس کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر بچے کا ایک ایک منٹ سیکھنے میں صرف ہوگا۔ اگر ایک گھنٹے میں ۲۰ طلبا انفرادی پڑھیں تو ہر بچے کو استاذ

کے سامنے صرف ۳ منٹ ملیں گے اور اجتماعی تعلیم میں ہر بچے کو ۶۰ منٹ پورے ملیں گے۔ یعنی ۲۰ گنا زیادہ فائدہ ہوگا۔

۳. نورانی قاعدہ بورڈ پر پڑھائیں۔

۴. ہر مہینے میں بیس (۲۰) دن پڑھائی کے یعنی (ہر ہفتے میں پانچ دن) چار دن دہرائی کے یعنی (ہر ہفتے میں ایک دن) اور ہر مہینے کے آخری دو دنوں میں ایک دن ماہانہ جائزہ اور دوسرے دن بزم ہوگی اور باقی چار دن ہفتہ وار چھٹی کے ہوں گے۔

۵. نصاب پڑھانے کے لیے "تعلیمی کیلنڈر" بنایا گیا ہے تاکہ اساتذہ کرام کے لیے سہولت ہو اور تمام کام بروقت ہو سکیں۔

۶. کتاب کے آخر میں ہر مہینے کے سوالات ترتیب وار دیے گئے ہیں، مقامی ذمے دار حضرات مہینے میں ایک مرتبہ مکتب میں جا کر طلبا سے وہ سوالات پوچھ لیں۔

۷. کتاب کے آخر میں نماز کی ڈائری دی گئی ہے، بتائے گئے طریقے کے مطابق دیے گئے خانوں میں نشانات لگانے ہیں، نماز کی ڈائری کے نقشے میں مہینہ مکمل ہو جانے کے بعد استاذ محترم خود بھی دستخط فرمائیں اور طلبا کو اس بات کا پابند کریں کہ وہ اپنے سرپرستوں سے دستخط کرائیں۔

④ معاونت

مکتب کی معاونت (نگرانی):

۱. مقامی ذمے دار (متولی یا ٹرسٹی) مکتب کی معاونت (نگرانی) کرے تاکہ مکتب میں نظام و نصاب اور طریقہ تعلیم مکمل قائم ہو اور اساتذہ کو تعلیمی معیار بلند کرنے میں مدد ملے۔

۲. مقامی ذمے دار استاذ کو ادارہ ''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' میں تین روزہ تربیتی نشست میں ترتیب بنا کر بھیجے تاکہ استاذ قرآن کریم اور تربیتی نصاب صحیح طریقے سے پڑھا سکے۔

٣ طلبا کی حاضری اور غیر حاضری سے متعلق مقامی ذمے دار استاذ سے مذاکرہ کیا کرے۔ طلبا اور اساتذہ کرام کے لیے حاضری رجسٹر بنائے۔

٤ مقامی ذمے دار استاذ کو طریقۂ تعلیم کے مطابق پڑھانے کے لیے فکرمند کرے اور تربیتی نصاب کا تعلیمی جائزہ کتاب کے آخر میں دیے ہوئے سوالات کے ذریعے لیا کرے۔

٥ مقامی ذمے دار مکتب کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لیے مقامی معاون کے ذریعے قرآن کریم اور تربیتی نصاب کی تعلیم کا جائزہ لینے کا نظم بنائے۔

٦ استاذ کی خوبی پر اس کی حوصلہ افزائی کریں، کمی معلوم ہو تو پہلے تحقیق کریں اور ادارہ کے تجویز کردہ مقامی معاون اور دیگر ذمے داران سے مشورہ کر کے استاذ سے مذاکرہ کریں۔

٧ مقامی ذمے دار تعلیمی امور میں سینٹر کے تجویز کردہ مقامی معاون سے مدد لیں، خود استاذ کی تصحیح نہ کریں۔

٨ مقامی ذمے دار مالی اور انتظامی امور خود انجام دیں۔ استاذ محترم یا مقامی معاون کے سپرد نہ کریں۔

علاقے کی معاونت (نگرانی) کا نظام:

١ علاقے میں مکاتب کے نظام کو صحیح چلانے کے لیے کسی بڑے ادارے یا مرکز یا بڑے مکتب کو سینٹر بنا کر اس کا ذمے دار طے کیا جائے تاکہ وہ پورے علاقے میں مکاتب کی فکر کرے اور مقامی معاون کے ذریعے مکاتب کے معیار کو بلند کرے اور اساتذہ کی تعلیمی امور میں معاونت کرے۔

٢ سینٹر کا ذمے دار مکاتب کو معیاری بنانے اور علاقے میں مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنے کے لیے اپنی ذمے داریوں کو ادا کرنے کی فکر کرے تاکہ پورے علاقے میں بنیادی دینی تعلیم آسانی سے عام ہو سکے۔

وضاحت:

١ مقامی ذمے دار سے مراد وہ فرد ہے جس کی رہائش مکتب کے قریب ہو اور وہ مکتب کی انتظامی اور تعلیمی ہر اعتبار سے بہتری کی فکر کرے۔

۴ مقامی معاون سے مراد ادارہ ''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' کی طرف سے مقرر کردہ فرد جو وقتاً فوقتاً استاذ کی تعلیمی امور میں مدد کرے اور مکتب میں بہتری کی کوشش کرے۔

ہر بچے کی عملی تربیت بہت ضروری ہے۔

۱ مکتب کا نظام ۲ نصاب

۳ طریقہ تعلیم ۴ معاونت (نگرانی کا نظام)

ان چاروں امور سے مقصود اور مطلوب یہ ہے کہ مکتب میں پڑھنے والے ہر بچے کی عملی تربیت ہو جائے۔

⑤ عملی تربیت

انسان کی فطرت یہ ہے:

''میں سنتا ہوں بھول جاتا ہوں...،

میں دیکھتا ہوں یاد رہتا ہے...،

میں کرتا ہوں وہ سمجھ جاتا ہوں۔''

۱ نبوی طریقہ تربیت:

① نبی کریم صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

''صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ''

(سنن الکبریٰ: ۲/۳۴۵)

ترجمہ: ''تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

② حضرت ابو حیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر تین مرتبہ کلی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرہ اور ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا پھر اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے پھر کھڑے ہو کر وضو کا

بچا ہوا پانی پیا اور ارشاد فرمایا:

''اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ کَانَ طُھُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ'' (جامع الترمذی، الطھارۃ، باب وضوء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ۸/۱)

ترجمہ: ''میں نے چاہا کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ دکھادوں۔''

③ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر کفالت چھوٹا سا بچہ تھا، کھانے کے برتن میں میرا ہاتھ ادھر ادھر چلا جایا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''یَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ۔''

(صحیح البخاری، الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین: ۶/ ۵۳)

ترجمہ: ''لڑکے! بسم اللہ پڑھ کر شروع کردو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

❷ عملی تربیت کے طریقے

ہر بچے کی عملی تربیت ہوجائے اس کے لیے مندرجہ ذیل امور کی ہر مکتب میں ترتیب بنائی جائے:

① والدین اور استاذ بچے کے سامنے خود بھی عملی نمونہ پیش کریں۔ مثلاً: سلام میں پہل کریں، مسواک کا اہتمام کریں وغیرہ۔

② جو کچھ پڑھایا ہے اس کی عملی مشق کرائی جائے۔ مثلاً: وضو، اذان، نماز وغیرہ عملی طور پر طلبا سے پڑھوائیں۔

③ جو پڑھا ہے اس پر عمل کرنے کی ترغیب دی جائے۔

④ آئندہ کل اس کی کارگزاری سنی جائے۔

⑤ عمل کرنے والے طلبا کی مَاشَآءَ اللّٰہ، جَزَاكَ اللّٰہُ خَيْرًا کہہ کر حوصلہ افزائی کی جائے اور جو طلبا عمل نہیں کر سکے ان کو دوبارہ ترغیب دی جائے۔

⑥ ہر طالب علم کا نام لے کر دعا مانگی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مکاتب کی اس مبارک محنت کو قبول فرمائے، ہر ہر بچے کے قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ پڑھنے اور ایمان کی حفاظت اور عملی تربیت کا ذریعہ بنائے۔آمین

خلاصۂ کلام

مقامی ذمے دار کی ذمے داریاں

❶ مکتب شروع کرنے سے پہلے مقامی ذمے دار مندرجہ ذیل کام کریں:

① مکتب کے لیے مسجد یا کسی اور جگہ کا انتظام کرے۔

② ۳ر جمعوں میں بیان کروائیں اور آخری جمعہ میں مسجد کے باہر اور گھروں میں اشتہار تقسیم کروائیں۔

③ مستورات میں بیان کروائیں۔

④ مسجد کے اندر اشتہار اور باہر بینر لگائیں۔

⑤ مکتب کے اوقات، صبح، دوپہر اور شام تک رکھیں۔

⑥ صحیح قرآن کریم پڑھانے والے معلم کا انتظام کریں۔

⑦ معلم کو ادارہ مکتب تعلیم القرآن الکریم کی ۳روزہ تربیتی نشست کروائیں اور مکاتب بھی دکھائیں۔

⑧ کتابیں، بورڈ، تپائی اور یونی فارم کا انتظام کریں پھر اس کی نگرانی بھی کرتے رہیں اور کتاب یونی فارم وغیرہ کا اسٹاک ہے یا نہیں یہ بھی دیکھیں۔

⑨ طلبا اور اساتذہ کی حاضری رجسٹر کا بھی نظم بنائیں۔

⑩ صفائی، روشنی اور ہوا وغیرہ کا معقول انتظام کریں۔

⑪ داخلہ فیس اور ماہانہ فیس کا بھی نظم بنائیں اور غریب طلبا کی فیس کی معافی کا بھی نظم بنائیں۔

❷ مقامی ذمے دار مندرجہ ذیل امور تھوڑے وقت میں بسہولت دیکھ سکتا ہے:

① بورڈ پر تعلیم۔

② اجتماعی سبق۔

③ کلاس کنٹرول۔

④ ہر طالب علم کے پاس کتاب۔

⑤ یونی فارم۔

⑥ بچوں اور درس گاہ میں صفائی۔

⑦ استاذ کی حاضری۔

⑧ طلبا کی حاضری۔

⑨ نماز کی ڈائری۔

⑩ فیس۔

۳ مقامی ذمے دار حسبِ ضرورت مندرجہ ذیل امور کی فکر فرمالیں:

① کتاب کے آخر میں دیے گئے سوالات بچوں سے وقتاً فوقتاً پوچھ لیں۔

② سال میں چار مرتبہ سرپرستوں کو مکتب میں بلائیں اور خود بھی موجود رہیں۔

③ پنج ماہی اور سالانہ امتحان کا نظم بنائیں۔

④ سالانہ جلسے کی ترتیب بنائیں اور خود بھی موجود رہیں۔

⑤ بچوں کی تعداد میں اضافے کی فکر فرمائیں۔

⑥ اطراف کے دیگر مکاتب، مدارس، اسکولوں میں اس کام کو پھیلانے کی فکر فرمائیں۔

تمام مقامی ذمے دار حضرات سے چند گزارشات

① اپنے مکاتب میں اس ترتیب کو قائم فرمائیں۔

② اپنے مکاتب کے اساتذہ کرام کو مذکورہ بالا پانچوں امور کی تفصیل اور وضاحت کے لیے مکتب تعلیم القرآن الکریم میں بھیجنے کا نظم بنائیں اور اس کا مکمل کورس کرائیں۔

③ دیگر مکاتب / مدارس / اسکول میں اس عظیم کام کی اہمیت بتا کر "تربیتی نصاب" پڑھانے کی ترتیب بنائیں۔

④ جہاں مکاتب نہیں ہیں، وہاں کے ذمے دار اور مخیر حضرات کو فکر مند کریں اور مکاتب قائم فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس عظیم اور مبارک محنت کے لیے قبول فرمائے۔ آمین۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

مکتب تعلیم القرآن الکریم کا تعارف

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' کے اساتذہ ومعاونین حضرات نے حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُھُمْ ودیگر اکابرین کی سرپرستی میں ''تربیتی نصاب'' کے نام سے چار سالہ نصاب، نظام کے ساتھ مرتب کیا ہے، جو سات (۷) مضامین پر مشتمل ہے:

۱ نورانی قاعدہ/قرآن کریم ۲ ایمانیات ۳ عبادات ۴ احادیث ومسنون دعائیں
۵ سیرت واسلامی معلومات ۶ اخلاق وآداب ۷ عربی واردو زبان

یہ نصاب مرتب کیے گئے نظام کے تحت روزانہ سوا گھنٹہ پڑھایا جائے تو امید ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ہر بچہ ناظرہ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ دین کی اہم وبنیادی تعلیم بھی آسانی کے ساتھ حاصل کرلے گا اور کم وقت میں زیادہ فائدہ ہوگا۔

مکاتب، مدارس اور ہر تعلیمی ادارے کو کامیاب بنانے کے لیے پانچ امور کا ہونا ضروری ہے۔

۱ نظام ۲ نصاب ۳ طریقۂ تعلیم ۴ معاونت (نگرانی) ۵ عملی تربیت۔

جو حضرات ان پانچوں امور کی تفصیل اور ''تربیتی نصاب'' پڑھانے کی ترتیب کو سیکھنا چاہتے ہوں، ان کے لیے ادارہ ''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' کی طرف سے تین روزہ تربیتی نشست (ٹریننگ کورس) کا بلا معاوضہ انتظام ہے۔ جس میں ''نورانی قاعدہ'' بورڈ پر پڑھانے کا طریقہ بھی سکھایا جائے گا۔

رابطہ نمبر کراچی: 0334-3630795 0323-2052252
رابطہ نمبر لاہور: 0321-4292847 0321-4066762

تربیتی نصاب

برائے مدارس حفظ قرآن کریم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے "مکتب تعلیم القرآن الکریم" کے اساتذہ و معاونین حضرات نے حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُهُمْ و دیگر اکابرین کی سرپرستی میں "تربیتی نصاب برائے مدارس حفظ قرآن کریم" کے نام سے تین سالہ نصاب، نظام کے ساتھ مرتّب کیا ہے، جو (٦) مضامین پر مشتمل ہے:

① تجوید ② ایمانیات ③ عبادات

④ احادیث و مسنون دعائیں ⑤ سیرت و اسلامی معلومات ⑥ اخلاق و آداب

یہ نصاب مرتب کیے گئے نظام کے تحت روزانہ آدھا گھنٹہ پڑھایا جائے تو امید ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ہر بچہ قرآن کریم حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ دین کی اہم و بنیادی تعلیم بھی آسانی کے ساتھ حاصل کر لے گا اور کم وقت میں بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور امت کے حق میں نافع بنائے۔ آمین